ابواء میں بی بی آمنہ کی قبر کے انہدام کا کوئی واقعہ سرے سے ہوا ہی نہیں

بیت اللہ ہمارا دربار اور مسجد نبوی ہماری سرکار ہے

اگر اس دربار کو دربار نہ مانیں تو مسلمان نہیں رہ سکتے کفر لازم ہو جائے گا : علامہ محمد مدنی

انٹرویو : روزنامہ دن راولپنڈی ۲۳ جولائی ۱۹۹۹ء ☆ دن پینل : اکرام الحق جاوید، اکبر بیگ طاہر

علامہ محمد مدنی نہ صرف وطنِ عزیز کے معروف دینی سکالر اور بے بدل خطیب ہیں بلکہ آپ کو پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان ایک رابطہ کار کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ محمد خان جونیجو اور میاں نواز شریف کے پہلے دور عظمیٰ کے دوران آپ نے پیشکش کی تھی کہ اگر اس ملک میں نظامِ اسلام کے نفاذ میں مشکلات درپیش ہیں تو وہ اپنے مراسم کی بنیاد پر سعودی عرب کی قیادت سے رابطہ کر کے وہاں کے جید علماء اور اسکالروں پر مشتمل وفد کو پاکستان آنے کی دعوت دے سکتے ہیں۔ آپ نے کویت پر عراقی حملے کے دوران سعودی عرب، کویت اور پاکستانی موقف کی کھل کر حمایت کی اور جسد وطن کی رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کی طرح آپ نے پورے ملک میں ریلیاں منعقد کر کے عوام کو عراقی جارحیت اور کویتی عوام پر عراقی مظالم سے آگاہ کرنے کا قومی فریضہ سرانجام دیا۔ تحفظ حرمین شریفین مومنٹ کے قائد کی حیثیت سے پورا عالم اسلام آپ کی صلاحیتوں کا معترف ہے، آپ نہ صرف بہترین استاذ ہیں بلکہ قرآن

وحدیث اور فقہی تعلیمات اور رموز پر آپ کو خاصا ادراک ہے اور آپ کو علمی حلقوں میں ایک اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔ آپ بیک وقت پاکستان اور سعودی عرب کو اپنا گھر قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم سعودی عرب کو آپ سے گہرا لگاؤ تھا۔ جو عربوں کی مجالس میں آپ کی صلاحیتوں کا برملا اعتراف کیا کرتے تھے۔ امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ ابن السبیل کے علاوہ نامور سعودی علماء اور سعودی کابینہ کے ارکان آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں علامہ محمد مدنی قطر، کویت اور عرب امارات میں سرکاری مہمان کی حیثیت سے اپنا الگ مقام رکھتے ہیں اور قطر میں آپکے خصوصی خطابات آپ ہی کا طرۂ امتیاز ہیں۔ علامہ محمد مدنی جو تین ہفتوں سے متحدہ عرب امارات کے دورے پر تھے، روزنامہ "دن" نے وہیں رابطہ کیا۔ آپ نے کمال مہربانی کی اور وطن واپس پہنچتے ہی اسلام آباد ائیر پورٹ سے سیدھے "دن" فورم میں شریک ہوئے۔ اور اس کے بعد اپنے گھر کی راہ لی۔ "دن" کے ساتھ اس پیار شفقت اور محبت پر ادارہ انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ اس مختصر سے تعارف کے بعد مکمل انٹرویو آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ ادارہ

میں دن اخبار کا شکر گزار ہوں کہ مجھے اپنے فورم میں اظہار خیال کا موقع دیا، ویسے بھی جو عام انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ میں ۱۹۷۶ میں سعودی عرب گیا اور ۱۹۸۰ تک مدینہ یونیورسٹی میں چار سالہ کورس مکمل کیا۔ مجھے یہ عظیم شرف بھی حاصل ہے کہ میں نے مسجد نبوی میں بابِ رحمت کے اندر چار سال تک اردو میں درسِ قرآن و حدیث دیا اور بعد ازاں بیت اللہ میں بھی وعظ و نصیحت کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس سرزمین پر ہر لحاظ سے میں نے سیر و سیاحت کی، میں اس کے چپے چپے سے واقف ہوں۔ چونکہ ہمارا سب سے بڑا اور خالص مرکز بیت اللہ اور مسجد نبوی ہے اس لئے میں نے انتہائی عقیدت و محبت کے ساتھ وہاں کی ہر چیز کو بار بار دیکھا اور مطالعہ کیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ بعد ازاں میں نے پنجاب یونیورسٹی سے بھی ایم اے کیا۔ علاوہ ازیں مختلف دینی مدارس سے سند فراغت حاصل کی۔

قرآن و حدیث اور فقہ میں خاصا عبور حاصل کرنے کے بعد چاروں اماموں کی فقہوں کا بھی مطالعہ کیا۔

دن : مدنی صاحب! کیا ۱۹۹۸ء میں حضرت بی بی آمنہ کی قبر کے انہدام کا کوئی واقعہ ہوا ہے؟

علامہ مدنی : ایسا کوئی واقعہ سعودی عرب میں ہوا ہی نہیں۔ میں اس سال بھی حج کے موقع پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ گیا ہوں۔ پوری دنیا کے لوگوں سے ملاقات ہوئی ہے میں جب پاکستان سے وہاں گیا تو پاکستانیوں کی زبان سے اڑتی اڑتی بات سنی لیکن دنیا کے کسی فرد نے نہ یہ بات کی۔ نہ کسی عربی نے نہ کسی عجمی نے اس بات کا ذکر ہی نہیں کیا۔ اس کے بعد امارات، قطر اور دیگر ممالک کے سفر پر گیا ہوا تھا۔ اور ابھی وہاں سے سیدھا یہاں "دن" فورم میں آگیا ہوں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس بات کا وہاں نہ کوئی تصور ہے، نہ کسی کے ذہن میں یہ فکر.... یہ گمراہ کن خبر محض "میڈان پاکستان" ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے پس منظر میں کیا بات ہے کہ یہاں یہ بات کیسے پہنچ گئی؟ اس کا قطعاً کوئی خیال وہاں پایا نہیں جاتا۔

دن : علامہ صاحب! آپ کہتے ہیں کہ وہاں ایسا کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا اور یہاں شور و غوغا مچا ہوا ہے۔ ریلیاں اور

جلوس نکل رہے ہیں ؟

علامہ مدنی : جہاں تک حضرت آمنہ کی قبر کا تعلق ہے پونے پندرہ صدیاں گزر چکی ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں پختہ قبر ڈھانے کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی قبر جو ایک بالشت سے اوپر نظر آئے اسے گرادو۔ یہ قبریں اونچی بنانے، انہیں پختہ کرنا، کتبے لگانا۔ اسکا وجود نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کسی امام کی فقہ میں بھی نہیں ہے۔ کچھ لوگوں نے درمیان میں خصوصاً ترکوں نے قبروں کو پختہ بنایا تھا، مگر شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اور آل سعود نے کافی عرصہ قبل قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہوئے ان سب کو گرادیا۔ اور مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور کربلا تک تمام قبریں صاف کردیں بعد میں بعض لوگوں نے کوشش کی کہ قبریں پکی بنائی جائیں۔ لیکن سعودی عرب، قطر، کویت عرب امارات وغیرہ ان عرب ممالک میں پکی قبر بنانا قبر کو زیارت گاہ بنانے کا تصور ہی نہیں ہے۔ یہ عجمی فکر ہے اور قرآن وحدیث وفقہ سے ہٹا ہوا فکر ہے۔ اس سے راہیں ڈھونڈی جارہی ہیں۔ اسی ضمن میں کیا کہا جاسکتا ہے کہ کہاں بیٹھ کر یہ فکر اجاگر کی گئی..... صدیاں بیت گئیں۔ قبریں صاف ہو چکی ہیں۔ بادشاہ اور عوام، امیر و غریب، چھوٹے بڑے کی قبر میں کوئی تمیز نہیں اور سب کی کچی قبریں بنتی ہیں۔ گھریلو قبریں بنانے کا بھی وہاں تصور نہیں اسکے مقابل یہاں کے لوگوں نے ''میڈان پاکستان'' اور ''میڈان انڈیا'' نے اپنے پختہ مزاروں کے لئے دلیل مہیا کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی والدہ کی قبر کا معاملہ درمیان میں لا کھڑا کیا ہے۔

دن : کہا جاتا ہے کہ قبروں کا سعودی عرب میں انہدام بادشاہوں کے محلوں کی تعمیر کے لیے کیا جاتا ہے ؟

علامہ مدنی : ابواء میں محل کا تصور کیسا؟ وہاں تو آبادی ہی نہیں۔ محل تو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ میں تعمیر ہوسکتے ہیں۔ ابواء میں محل کیوں وہ جگہ تو بر محل ہی نہیں ہے۔ شاہ فہد آج کل بیمار ہیں۔ وہاں کا نظام ولی عہد چلارہے ہیں۔ جنہوں نے جنت البقیع کے قبرستان کو دس گنا بڑا کردیا ہے۔ تا کہ قبریں زیادہ ہوں، وہاں ۷۰ ہزار تو صحابہ کرامؓ کی قبریں ہیں۔ مضبوط چاردیواری بنادی گئی ہے۔ ۱۹۷۶ میں یہ ایک چھوٹا قبرستان تھا۔ اب وہ اتنا بڑا بنادیا گیا ہے کہ دیکھتے دیکھتے اور بڑا کردیا۔ سعودی حکمران جہاں ضرورت محسوس کرتے ہیں قبرستان اور مسجدوں کی توسیع کرتے ہیں، شاہ سعود کے دور میں مسجد نبوی میں ۵۰ ہزار نمازیوں کی گنجائش تھی۔ جب ترک تھے تو گنجائش ۵ ہزار تھی شاہ فہد نے اسے اتنی توسیع دی کہ اب ۵ لاکھ آدمی سائے میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ جبکہ ۱۰، ۱۵ لاکھ گردونواح میں باآسانی سجدہ ریز ہوسکتے ہیں۔ بیت اللہ میں ۲۰، ۲۵ لاکھ افراد کی وسعت کی ہے۔

اتنی بڑی بلڈنگوں کو ائیر کنڈیشنڈ کردیا ہے۔ ملک فہد نے کابینہ کے اجلاس میں یہ واضح طور پر کہہ رکھا ہے کہ مسجد نبوی اور بیت اللہ کی وسعتوں کے لئے جو خرچ ہو گا وہ بلا دھڑک کردیا جائے گا۔ اسکے بارے میں سوچا بھی نہ جائے یہ وسائل اللہ تعالی خود بخود مہیا کردے گا۔ سعودی عرب نے اپنے ملک ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں

مسجدیں بنائی ہیں۔اگر حساب لگایا جائے تو یہ اتنی بڑی بڑی تعمیرات ہیں کہ آل سعود کے سارے محلات ان کا دس فیصد بھی نہیں بنتے۔آپ فیصل مسجد کو دیکھ لیں۔پاکستان کی سب سے بڑی مسجد ہے اور یورپ میں اتنی اتنی بڑی مساجد بنا ڈالی ہیں کہ آدمی دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ قرآن پاک کے کمپلیکس کی بات سن لیں کہ وہاں ۶۰ لاکھ قرآن پاک کا نسخہ ہر سال چھپتا ہے انتہائی تیزی کے ساتھ اور اب آپ کو دنیا کی ہر زبان میں ترجمہ بھی فری ملے گا۔اور پھر حکومت سعودیہ ہر حاجی کو قرآن پاک کا نسخہ دیتی ہے۔اور پوچھتی ہے کہ وہ کس زبان میں اس کا ترجمہ لینا چاہتا ہے۔ قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اتنی خدمت، کیا یہ کم ہے؟ ہر جگہ مسجد میں قالین بچھا ڈالے، آرام وآسائش کا اتنا خیال رکھا جاتا ہے کہ اتنے مزے گھر میں نہیں ملتے جتنا اللہ کے مہمان کو وہاں میسر ہیں۔

دن: پاک سعودی تعلقات اب کس سطح پر ہیں؟

علامہ مدنی: بیت اللہ ہمارا دربار ہے اور مسجد نبوی ہماری سرکار ہے وہ ہماری گدی ہے۔اگر اس دربار کو دربار نہ کہیں تو مسلمان نہیں رہ سکتے۔ پھر تو تعلق ہی ٹوٹ گیا۔اس کا انکار کفر ہے۔اور اس کو نہ ماننے والا کافر ہو گیا۔ سعودی عرب نے پاکستان کے ساتھ وہ پیار و محبت کیا ہے کہ اس کی مثال دنیا بھر میں کہیں نہیں ملتی۔پاکستان میں طوفان، زلزلے، سیلاب، مصائب آئے.... سعودی عرب نے ہمارا کھل کر ساتھ دیا۔جب بھی کوئی پہلا طیارہ مدد لے کر پہنچا تو وہ سعودی ائیر لائنز کا ہی ہوتا ہے۔

ہم نے ایٹم بم کا دھماکہ کیا، یورپ نے ہم پر پابندی لگا دی اس کے مقابلے میں سعودی عرب نے اپنی تجوریوں اور خزانوں کے منہ ہمارے لیے کھول دیئے۔جب شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز پاکستان آئے تو ڈالر ۶۷ روپے کا ہو گیا لیکن ان کے جاتے ہی ڈالر ۵۰ پر آ گیا پھر شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز آئے۔آپ ہمارے تعلقات کا اندازہ لگالیں پھر نواز شریف وہاں گئے اور اب بھی سعودی عرب کا ہمارے ساتھ گہرا دینی و برادرانہ تعلق ہے جو پیار و محبت کا تعلق ہے اس ملک میں سب سے بڑی یونیورسٹی اسلامک یونیورسٹی ہے۔لوگ حج کے لئے جاتے ہیں۔ غریب ملک کا کوئی شخص جس کے پاس وسائل نہ ہوں، رقم نہ ہو، تو وہ شاہ فہد کو درخواست بھیجتا ہے۔ شاہ فہد اسے اپنے خرچ پر بلا لیتے ہیں۔

دن: حضرت! کیا قبر بھی شعائر اللہ میں شامل ہے اور دین میں شعائر کیا ہے؟

علامہ مدنی: اگر قبر کو قبر کی حد تک رکھا جائے تو کوئی حرج نہیں کہ قبرستان میں جانے کے لئے دعا کرنے کے لیے اسلام نے آداب بتائے ہیں۔اگر قبر شعائر میں شامل ہے۔ تو پھر 1,24,000 پیغمبروں کی قبریں کہاں ہیں۔ صحابہؓ کی قبریں جو 1,44,000 ہیں وہ قبریں اور پھر ۵ کروڑ سے زائد محدثین اور کبار علماء کی قبریں وہ ساری کہاں گئیں؟ کس کس کو شعائر بنائیں گے ہم اور کس کس دن کو منائیں گے؟؟ پختہ قبریں بنانا، قبر کے اوپر مزار بنانا، قبر کے اوپر

بلڈنگ، گنبد (قبے) بنانا، مجاور بن کر بیٹھنا، چراغ جلانا، شریعت نے انہیں ناجائز قرار دیا ہے۔ اگر قبر ڈھے جائے تو اس کو از سر نو نہ بناؤ، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے ....ذہن میں رکھیں موجودہ قسم کا طریق کار شریعت کے شعائر میں شامل نہیں ہے۔

ایک قبر سے ۷۰، ۷۰ مردے اٹھیں گے اس کے برعکس یہاں قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ اگر اس طرح پختہ قبریں بناتے رہے اور صدیوں ان کی حفاظت کرتے رہے تو پھر ۷۰، ۷۰ مردے کہاں سے اٹھیں گے۔ قبر کی زیارت کا حکم رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے اس سے دنیا کی نفرت پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی یاد پیدا ہوتی ہے۔ میں یہ بات علی الاعلان کہتا ہوں کہ قرآن و حدیث، اور چاروں اماموں کی فقہ کی کوئی سند لے آئے۔ ان میں سے کوئی قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ کوئی بتا دے کہ قرآن و حدیث اور فقہوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو آج قبروں کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ فقہ حنفی تو اس کی بالکل اجازت ہی نہیں دیتی۔

شاہ عبدالعزیز نے جب پختہ قبروں کو گرایا تو متحدہ ہندوستان کے علماء نے ایک وفد سعودی عرب روانہ کیا وفد کے ارکان شاہ کے پاس گئے، شاہ عبدالعزیزؒ نے کہا کہ قرآن و حدیث سے دلیل تم لے آؤ تو ساری قبریں از سر نو سونے و چاندی اور جواہرات سے بنا دیتا ہوں۔ لیکن صد افسوس کہ آج تک یہ سوال تشنہ جواب ہے۔ اور برس ہا برس گزر گئے۔ پوری دنیا سے کوئی فرد یہ ثبوت لے کر وہاں نہیں گیا۔ اور کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ مٹی کی بوسیدہ قبروں کے اوپر سونے کے مزار بنوا لے۔

دن: مدنی صاحب! یہاں تو بعض دینی تنظیمیں قبر حضرت آمنہ کی تصاویر لئے پھرتے ہیں کہ یہ دیکھو سعودی عرب کے حکمرانوں نے کیا ظلم ڈھایا ہے؟

علامہ مدنی: یہ واقعہ ہوا ہی نہیں ہے۔ ہاں! البتہ اگر وہاں کوئی قبر خلافِ شرع ہو تو اسے مسمار کرنے کا بھی جواز ہے۔ رہ گئی بات فوٹوؤں کی تو یہ کسی بھی پہاڑ کے فوٹو ہو سکتے ہیں۔ حج پر گیا ہوں وہاں تو میں نے ایسا کوئی واقعہ نہیں دیکھا۔ میں یہاں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سعودی عرب میں قبر گر جائے تو دوبارہ بنائی ہی نہیں جاتی۔ اس کے برعکس یہاں یہ لوگ علی ہجویری کی قبر کو وسیع کر رہے ہیں۔ جیسے سعودی حکمران مسجد نبوی کو توسیع دیتے ہیں، اس کا مقابلہ یہاں مزاروں کو توسیع دے کر کیا جاتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں اگر شعائر ہوتیں تو آج پوری دنیا میں قبریں موجود ہوتیں۔

دن: کہا جاتا ہے کہ آج قبر آمنہ منہدم کی گئی، کل سعودی عرب میں روضہ رسول ﷺ بھی گرا دیا جائے گا۔

علامہ مدنی: قبر مبارک کے اوپر جو کمرہ ہے وہ اسلئے نہیں گرایا گیا کہ بے حرمتی ہو گی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے کسی کی قبر کو یادگار نہیں بنایا، سگا چچا سید الشہداء امیر حمزہؓ شہید ہوئے، لیکن آپ ﷺ نے قبر کو یادگار نہ بنایا... نہ ہی

بقیہ صفحہ نمبر: ۴۰ پر ملاحظہ فرمائیں